Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲ ۱/۲ ″

قیمت فی پرچہ ۱/

یوم جمعۃ المبارک

۲۰ رجمادی الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۱۰ امان ۱۳۲۹ ش | ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۸

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے

مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے اپنے محبوب امام کا پُر خلوص استقبال!

ناصر آباد ۷ رمارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت و خدام کل سوا بجے بعد دوپہر خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے۔ حیدرآباد سے ناصر آباد تک کا سفر حضور نے کار میں فرمایا۔ راستہ میں تمام اہم مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کے افراد اپنے محبوب امام کے استقبال کے لئے اسٹیشنوں پر موجود تھے۔ بعض مقامات پر خواتین بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ بعض جگہ دوستوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دعا کے لئے حضور کے سامنے پیش کیا۔ اور حضور نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں برکت دی۔ دوران سفر میں حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ میرپور خاص پہنچ کر حضور نے گلے کی تکلیف کا اظہار فرمایا۔ حضور کا ارادہ یہاں تین ہفتہ قیام کرنے کا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کو کامیابی و کامرانی کے ساتھ لمبی عمر بخشے۔ سفر کے تفصیلی کوائف کل کے اخبار میں انشاء اللہ بذریعہ احباب بھیجے جائیں گے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از ناصر آباد)

میری تمنا ہے کہ پاکستان و ایران میں باہم سابق مغل و ایرانی سلاطین کا سا خوشگوار تعلق پیدا ہو (شاہ ایران)

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے والیٔ ایران کی خدمت میں قانون کی اعزازی ڈگری پیش کی گئی

لاہور ۹ رمارچ۔ شہنشاہ ایران ہز امپیریل مجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی نے دارالحکومت پنجاب میں اپنے قیام کا دوسرا دن انتہائی مصروفیت میں گذارا۔ صبح ساڑھے ۹ بجے آپ نے لاہور چھاؤنی میں پاکستانی فوج کی فضائی بریگیڈ کا معائنہ فرمایا۔ پھر آپ پاکستان آرٹس کونسل میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ۱۸ قلمی تصویروں کو ملاحظہ کیا جن میں سے چھ تصویریں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ بعد دوپہر اعلیٰ حضرت پنجاب یونیورسٹی کے کانووکیشن میں تشریف لے گئے۔ جو خاص اس لئے منعقد کیا گیا تھا کہ آپ کی خدمت میں یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لاز کی ڈگری پیش کی جائے۔ شام کو شالامار باغ میں باشندگان لاہور کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک نہایت وسیع پیمانے پر ایک محفل استقبال منعقد کی گئی۔ جس میں شاہی مہمانوں کے علاوہ لاہور کے پانچ ہزار معززین نے شرکت کی۔ رات کو قصر حکومت میں آپ نے اس دعوت میں شرکت فرمائی جس کا اہتمام گورنر مغربی پنجاب نے آپ کے اعزاز میں کیا گیا تھا۔

کانووکیشن کی پُرشکوہ تقریب کے موقعہ پر پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی کی طرف سے شہنشاہ معظم کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج کی تقریب ہماری یونیورسٹی کی تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ آج نہ صرف ایک عظیم المرتبت تاجدار کی تشریف آوری ہمارے لئے مسرت کا باعث ہے۔ بلکہ ہم اس عظیم الشان اور شائستہ قوم کے شہریار عالی وقار سے رابطہ پیدا کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں جس کے ذہنی، جمالیاتی اور ثقافتی کارناموں نے ہمیشہ ان لاتعداد لوگوں کے قلوب اور اذہان میں بالیدگی پیدا کی ہے جن کی تعلیمی اعانت و ہدایت اس یونیورسٹی نے کی ہے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے ایران اور پاکستان کے قدیمانہ تعلیمی اور ثقافتی روابط پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ ایران و پاکستان کے عمیق تعلیمی روحانی اور ثقافتی تعلقات ان روابط کے پیش نظر اور شہنشاہ معظم کی طرف سے علم و دانش کی پرورش کے مؤدبانہ اعتراف کے طور پر پنجاب یونیورسٹی آپ کی خدمت میں اپنی سب سے بڑی ڈگری ”ڈاکٹر آف لاز“ پیش کرنے کا شرف حاصل کرتی ہے۔

شہنشاہ ایران نے پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی کی طرف سے پیش کردہ ڈگری کو قبول فرماتے ہوئے کہا۔ کہ اس یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول میں مجھے خالص ایرانی تہذیب و تمدن کا عکس نظر آ رہا ہے۔ اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی ایک فروزاں مشعل علم کی حیثیت رکھتی ہے۔

شام کو اعلیٰ حضرت نے باشندگان لاہور کی اس گارڈن پارٹی میں شرکت فرمائی جو آپ کے اعزاز میں شالامار باغ میں دی گئی تھی میئر و اراکین لاہور کارپوریشن کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے شہنشاہ موصوف نے

....

فارسی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

کل سے جس خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اس کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے۔ دراصل یہ خلوص و خیر مقدم اس تعلق خاص کی بنا پر ہے جو دونوں ملکوں کے باہم ثقافتی اور مذہبی لحاظ سے ہے۔

آپ نے فرمایا۔ لاہور ایک عظیم الشان اور تاریخی شہر ہے میری خواہش ہے کہ دونوں ملکوں میں باہم تعاون کی روح ہمیشہ اسی طرح کام کرتی رہے جس طرح مغل سلاطین اور سلاطین ایران میں باہم رہا کرتی تھی ___

حکومت ہندوستان کا بے بنیاد احتجاج

کراچی کے سرکاری حلقوں کا تعجب

کراچی ۹ رمارچ: کراچی کے سرکاری حلقوں میں ٹائمز آف انڈیا کی اس خبر پر سخت تعجب کا اظہار کیا گیا ہے۔ جس میں حکومت پاکستان سے بھارت حکومت نے احتجاج کیا ہے۔ کہ پاکستانی اخبارات اور ریڈیو کا لب و لہجہ بھارت کے علاقوں کے متعلق اچھا نہیں۔ کراچی کے حلقوں کو سخت حیرانی اس بات کی ہے۔ کہ ہندوستان نے کس ڈھٹائی سے اپنی جھوٹی خبروں کے طومار کو تو بڑی صفائی سے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اس جھوٹ کی قلعی کھولنے کے لئے پاکستان کی اخباروں نے جو لکھا ہے۔ اس پر احتجاج کی جسارت کی ہے۔

اس تعجب کے اظہار میں دہلی کے اخبار ”تاپ“ کی اس بے بنیاد خبر کا بھی ذکر آیا ہے۔ جس میں ایک حکومت کے سربراہ یعنی گورنر جنرل پاکستان پر یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے بھارت کی سرزمین پر جھنڈا لہرانے کی تقریر کی ہے اور یہ بھی کہ مشرقی بنگال کے فسادات ”ناظم الدین کی جوڑ توڑ“ کا نتیجہ ہیں۔ کراچی کے مرکزی حلقوں کا کہنا ہے کہ افسوس ہندوستان کے گورنر جنرل نے ”پاکستان پر چڑھائی کر دو بھارتی فوجیں پاکستان میں امن و امان قائم کرنے کے لئے کب دھاوا بولیں گی“ اور ”پرتاپ“ کے ہندوؤں کو پاکستان سے جنگ پر آمادہ کرنے کی خبروں کو تو نظر انداز کر دیا تھا جب اپنی قلعی کھلتی دیکھی تو خود احتجاج کر دیا۔ سیالکوٹ کے ذیلدار کے بیان کی روشنی میں یہ علم کہا جا رہا ہے کہ کیا خود مسٹر پٹیل نے پارلیمنٹ میں یہ اعتراف نہیں کیا تھا کہ بھارت میں مسلمانوں کی حالت خوشگوار اور تسلی بخش نہیں۔ اور کیا جے پرکاش نارائن نے یہ اعتراف نہیں کیا تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں پر خوف اور دہشت چھائی ہوئی ہے۔

افغانستان کے صوبہ خوست میں بغاوت

تار اور ٹیلیفون کے سلسلے کٹ گئے

پشاور ۹ رمارچ۔ خبر آئی ہے۔ کہ خوست کے قبیلہ جدران نے صوبائی حکومت کے خلاف باقاعدہ طور پر بغاوت کر دی ہے۔ صوبہ خوست کے علاقہ گردیز اور ماتون میں تار ٹیلیفون کے سلسلے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اور صورت حال اس قدر ابتر ہے۔ کہ مزید افغانی فوجی دستوں کو بلا لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ قبیلہ جدران نے پچھلے دنوں اس بات پر زبردست احتجاج کیا تھا۔ کہ پاکستان سے تجارت پر پابندیاں کیوں لگائی گئی ہیں۔

اصلی لائن سے ہٹا کر فیصلہ کرنے کا مطلب

پاکستانی وفد کے لیڈر کا استفسار

لیک سکسیس ۹ رمارچ: پاکستان نے سلامتی کونسل سے یہ کہہ دیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق مشترکہ قرارداد کو منظور یا نامنظور کرنے کا آخری فیصلہ ان وضاحتوں پر ہوگا جو پاکستان نے اس سلسلے میں طلب کی ہیں کل رات تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے رہنما آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا۔ برطانوی نمائندے کی تقریر میں پاکستان کے بعض سوالوں کا جواب آگیا ہے لیکن ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ اگر پہلے سے فیصلہ شدہ مسئلوں پر دوبارہ جھگڑے پیدا ہوں تو اقوام متحدہ کا نمائندہ خود کوئی فیصلہ دے سکیگا اور انہیں دوبارہ پیش نہیں کیا جائیگا۔ اور کہ اگر سلامتی کونسل کے نزدیک کشمیر کے شمالی علاقے میں انتظامات ٹھیک نہیں ہیں۔ تو اقوام متحدہ کا نمائندہ ان کے متعلق کیا اور کس بنا پر فیصلہ کریگا۔ پاکستانی وفد کے رہنما نے اس جملے کی مزید وضاحت طلب کی ہے کہ ”اگر یہ پتہ چلیگا کہ کوئی فیصلہ کسی مرحلہ پر آکر قابل عمل نہیں رہا۔ تو وہ اصلی لائن سے ہٹکر بھی فیصلہ کر سکے گا“ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے دریافت فرمایا ہے کہ آخر اس جملے کا مطلب کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ایک ایسا نمائندہ مقرر کرنے پر ہندوستانی نمائندے مسٹر بی۔ این۔ راؤ بھی رضامند ہیں:

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

زمیندار احباب خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں

سندھ میں واقفین مزارعین کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز زمیندارہ وقف کے متعلق تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں وہاں مزارع بھی واقفین ہوں۔ یعنی ہل چلانے بھی واقف زندگی ہوں۔ اور ہل چلوانے والے بھی واقف زندگی ہوں۔ اور نگرانی کرنے والے بھی واقف زندگی" اس کے علاوہ بھی بعض جگہ پر فوری طور پر زمینداروں کی ضرورت ہے۔ جو ہر تکلیف کو برداشت کرنے کو تیار ہوں اور ایسا کام سوائے واقفین کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالےٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ کون پڑھا ہوا ہے۔ اور کون اَن پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ یہ دیکھے گا۔ کہ میری خاطر جان کس نے پیش کی۔ اور جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونو برابر ہیں۔ اور ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ پس یہ زمینداروں کی حسرت کے پورا ہونے کا موقع ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ قربانی کر کے پڑھے ہوئے لوگوں کے برابر ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ پس حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں پرزور تحریک فرمادیں۔ جو احباب حضور کی آواز پر لبیک کہیں۔ ان کے نام دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مڈل و میٹرک کے امتحان میں شامل ہونیوالے طلباء

زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ "ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ جو یہ بھی نہیں کر سکتا وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا۔ مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ "اے موسیٰ! تو اور تیرا رب جاؤ اور دونو جا کر دشمن سے جنگ کرو۔ ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے" اگرچہ وہ منہ سے یہ الفاظ نہیں کہتا مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے اور اس کے دل میں یہی ہے۔ اور جس کے دل میں یہ بات ہو۔ وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا"

(خطبہ جمعہ ۱۰ر جنوری ۱۹۴۵ء)

احباب نے حضور کا مندرجہ بالا ارشاد پڑھ لیا ہے۔ جو کہ بالکل واضح ہے۔ اسلئے آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرائیں۔ اور طلبا خود بھی آگے بڑھیں کہ یہی جماعت کی ترقی کا معیار ہے

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

یوم التبلیغ — ۲۷ مارچ بروز اتوار

"سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو"

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے

کہ مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۵۰ء بروز اتوار اپنے اپنے حلقہ جات میں "یوم التبلیغ" منائیں۔ اور صبح سے شام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ نیز اجر دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرماوے۔ اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق کے قبول کرنیکی توفیق دے۔ اور احمدیت میں شمولیت کی سعادت بخشے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین

لہٰذا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے موافق یہ سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے اور پوری تندہی۔ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ غیر احمدی احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:۔ یوم التبلیغ منا کر جملہ جماعتیں اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

احمد دین ولد محمد دین صاحب مرحوم ساکن بندی منڈی جہلم کے خلاف اور سارکہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ احمد دین) اہلیہ شیخ فضل حق صاحب سیٹھی ساکن جہلم کے حق میں قضاء نے ۱۸/۵/۴۸ کو ۲۲۵/- روپیہ رقم ٹھیکہ اور مشین سوڈا واٹر (مالیتی ۲۰۰/- روپیہ) معہ سامان متعلقہ کی ڈگری صادر کی تھی۔ جس کی تعمیل کے لئے مدعا علیہ کو متعدد بار لکھا گیا۔ مگر وہ اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کو لکھتے رہے۔ مگر انہوں نے نہ تو اپیل کیا اور نہ ہی قضائی فیصلہ کی تعمیل کی پھر قاعدہ ۲۷۲ کے مطابق کارروائی کی گئی۔ مگر وعدہ وعید کرتے رہے۔ اور نظارت کی طرف سے آخری چٹھی جو مقامی امیر صاحب کی معرفت ان کو زیر ۷۹۲ مورخہ ۲/۱/۵۰ بھجوائی گئی تھی اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احمد دین کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی

اعلان مقاطعہ

مولوی محمد عنایت اللہ دہانی مبلغ حلقہ پایو والی ضلع جھنگ کو ان کے جھوٹ بولنے پر حضور نے ایک ماہ کے مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ احباب ان سے مقررہ معیاد تک تعلقات نہ رکھیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے ایک عزیز دوست کے والد ماجد بقضاء الٰہی رحلت فرما گئے ہیں۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے احباب جماعت ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار:۔ نذیر احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۰ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

تحقیق

نعیم صدیقی صاحب اپنی عالی دماغی کے نشہ میں فرماتے ہیں:۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"آپ (یعنی ہم) فرماتے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو امام وقت مقرر کیا ہے مگر ہمارا تصور نبوت اور تصور مجدد اور تصور مومن تو کجا تصور انسان بھی اتنا بلند ہے۔ کہ مرزا صاحب اس کی کسوٹی پر بھی پورے نہیں اترتے۔ ان کی سیرت ان کا اخلاق۔ ان کے مشاغل۔ ان کی معاش ان کی مناظرہ بازیاں۔ ان کی معاشرت ان کی زبان اور بول چال ان کا طرز استدلال ان کی تصانیف ان کی شاعری۔ ان کے مباہلے۔ ان کے مجادلے۔ ان کی ملازمت ان کا معاشقہ اور ان کا پورا کام جب ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو ہمارے لئے یہی ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایک اوسط درجے کے شریف انسان بھی تھے۔ اب ان میں سے ہر چیز کی تفصیل لکھنے کا ہمارے سے موقعہ نہیں ہے۔ ہم اپنا نتیجہ تحقیق عرض کرتے ہیں — اب یہ خود سمجھ لیجئے کہ ہمارا تصور نبوت کتنا بلند ہوگا۔ اب جن لوگوں نے اپنا تصور نبوت اتنا گرا دیا ہو کہ وہ مرزا صاحب کو ہی مان سکتے ہوں تو مانیں۔ — مگر وہ دوسروں سے بار بار آ کے اس کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں۔ کہ تم بھی اپنے تصور نبوت گرا دو۔"

کیا ستھرا استدلال ہے۔ سوائے اس کے کہ اس تمام تحریر کو بے پندار نخوت کی پیداوار کہا جائے اور انسان کیا کر سکتا ہے۔ بے شک آپ کے تصورات نبوت و مجدد و مومن و انسان اتنے بلند ہو گئے ہیں کہ بس بلند ہی ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس بھی نہیں رہے۔ اگر ہوتے تو آپ ان کو بیان کرتے۔ یہ تعلیاں آخر کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے لوگوں کا کئی جگہ نقشہ کھینچا ہے شروع ہی میں آتا ہے

واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس۔ قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء۔ الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون

آپ فرماتے ہیں کہ "ہم اپنا نتیجہ تحقیق عرض کرتے ہیں"۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بتائیے گا۔ کبھی آپ نے تحقیق کی ہے۔ مخالفین کی چند فقرہ طرازیاں اور نازک خیالیاں سن سنا کر یا پڑھ پڑھا کر تحقیق کی ڈھینگ مارنا اور ہیچو ما دیگرے نیست کا نعرہ لگانا تو محض دون کی لینا کہلا سکتا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ کیا ایک آریہ جس نے ستیارتھ پرکاش کا چودہواں باب ہی پڑھا ہو محقق اسلام کہلائے گا۔ یا ایک عیسائی جس نے جی۔ ایچ ولز یا مارگولیتھ یا دوسرے دشمنان اسلام پادریوں کی کتابیں رٹی ہوں دعوے کر سکتا ہے۔ کہ اس نے اسلام کی تحقیق کی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں نعیم صاحب کیا آپ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بھی تصنیف شروع سے لے کر آخر تک تلاش حق کی نیت سے پڑھی ہے؟ مگر آپ ایسا کیوں کرتے۔ آپ کا دماغ جو ہر وقت خیالی عرش پر گھومتا رہتا ہے۔ آپ کو اس کی اجازت کیوں دینے لگا تھا

زمیں پر پاؤں نخوت سے نہیں رکھتے پری پیکر
یہ گویا اس مکاں کی دوسری منزل میں رہتے ہیں

جناب من جس شخص کو آپ اپنی تحقیق میں اوسط درجہ کا شریف انسان بھی ماننے کے لئے تیار نہیں اس کے متعلق ان لوگوں کی آراء ملاحظہ فرمائیے۔ جو آپ کے ممدوح ہیں۔ پہلے آپ کے ایک خادم حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق سر سید مرحوم کی رائے ملاحظہ ہو۔

"جاہل جب پڑھ کر ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے۔ اور جب اور ترقی کرتا ہے۔ تو فلسفی بننے لگتا ہے۔ پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے۔ جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے۔ سو اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں۔ کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین بن جاتا ہے۔"

سر سید مرحوم کی یہ رائے اس شخص کے متعلق ہے جس کو دنیا جانتی ہے کہ وہ کس پائے کا آدمی ہے لیکن یہی وہ شخص ہے۔ جس نے اپنا سب کچھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر ڈال دیا تھا۔ اپنا علم اپنا فضل اپنی دولت اپنی جان۔ یہ شخص آپ کو مولانا۔ مرشدنا اور امامنا لکھا کرتا تھا۔ اور دعا کیا کرتا تھا کہ "ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں"۔ یہ شخص تھا جو آپ پر ایمان لایا تھا۔ اس شخص پر ایمان لایا تھا۔ جس کو ابو نعیم صدیقی صاحب "اوسط درجہ کا شریف انسان"۔ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن آپ سر سید مرحوم کو جنہیں وہ اس طرح مسیح موعود علیہ السلام کے ایک غلام کی تعریف اپنے مذاق کے موافق میں رطب اللسان دیکھتے ہیں "بے داغ کیرکٹر کا انسان" تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ہے ابو نعیم صاحب کا بلند تصور انسان۔ اف۔ اف کتنا بلند دماغ ہے؟ کیا چشم بینا ہے؟ کتنا صحیح معیار ہے؟ اور پھر کیا ہی تحقیق حق ہے! کما اٰمن السفھاء — کیا سر سید مرحوم کا مذاق ان کے بے داغ کیرکٹر سے کوئی تعلق رکھتا ہے یا نہیں؟ کیا ان کا مذاق اتنا ہی پست تھا۔ کہ انہوں نے ایسے شخص کی تعریف کی۔ جس نے ایک ایسے شخص کو امام مان لیا تھا۔ کہ جو اوسط درجے کا بھی شریف انسان نہیں کہلا سکتا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ آدمی کو بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے۔ مگر یہ اقوال تو معمولی لوگوں کے لئے ہیں۔ بلند معیار لوگوں کے لئے نہیں ہیں

اب اس شخص کے متعلق جس کو جناب ابو نعیم صدیقی صاحب از روئے تحقیق اوسط درجے کا انسان بھی نہیں مانتے۔ شمس العلماء مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی استاد شاعر مشرق اقبال کی چشم دید گواہی سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں۔"

خود اپنے ممدوح شاعر مشرق کی زبانی سنیئے۔

"موجودہ زمانے میں اسی نظریہ کی مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے جو اغلباً عصر جدید کے ہندوستانی مسلمانوں میں سب سے بڑے عمیق اور دقیق نظر مفکر ہیں از سر نو نمائندگی کی ہے۔"

(رسالہ انڈین اینٹی کویری جلد ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳۷-۲۴۶)

پھر مولانا عبداللہ العمادی مدیر اخبار وکیل اسی شخص کے متعلق فرماتے ہیں۔

وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔

ہم بیسیوں نہیں پچاسوں پچاسوں نہیں سینکڑوں ایسی آراء پیش کر سکتے ہیں۔ ہم جناب ابو نعیم صدیقی صاحب سے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے اس شخص کی ذات کے متعلق تحقیق کے دوران میں ان آراء کو بھی جانچا تھا۔ یقیناً نہیں۔ کیونکہ اگر آپ نے جانچا ہوتا تو کم از کم جواب کرتے وہ یہ تھا کہ آپ اپنے نتیجہ تحقیق میں یہ نہ فرماتے کہ یہ شخص (نعوذ باللہ) اوسط درجہ کا شریف انسان بھی نہیں تھا۔ کاش آپ نے اپنے پیش رو مولوی محمد حسین بٹالوی کی رائے پر غور فرمایا ہوتا۔ جو چشم دید گواہی پر منحصر ہے۔ اور قبل از مخالفت ہے۔ یہ رائے ہم ذرا تفصیل سے درج کرتے ہیں۔ تاکہ ابو نعیم صدیقی صاحب کے تمام مفروضہ اعتراضات کا جواب ایک عالم دین کی زبانی آ جائے۔

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔ ہمارے الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم سے کم ایسی کتاب بتا دے۔ جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور و شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا غیر اقوام کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹)

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کے رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔ اور الہامات جو براہین میں (انگریزی میں ہوں خواہ عبری و عربی وغیرہ) آج تک ایک بھی جھوٹا نہیں نکلا۔" الخ

(جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۲۸۴)

(باقی صفحہ پر)

مجلس کے آداب

حدیث نبویؐ کی روشنی میں

از مکرم محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر

سنت رسول اور حدیث نبویؐ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں جب آپؐ کی امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے تو ان میں سے صرف ایک ہدایت یافتہ اور ناجی ہوگا۔ اس فرقہ کی علامت آپ نے یہ قرار دی کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی اس فرقہ کے لوگوں کا مسلک وہی ہوگا۔ جو میرا اور میرے صحابہؓ کا ہے۔

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اپنے آپ کو اسی ہدایت یافتہ اور ناجی فرقہ کا مصداق گردانتی ہے۔ جیسا کہ حقیقت بھی یہی ہے۔ لہذا اجتماعی حیثیت کے علاوہ جماعت کے ہر فرد کے لئے انفرادی طور پر بھی یہ لازمی اور ضروری امر ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ اس معیار پر پورا اترتا ہو۔ اور اپنے ہر کام اور اپنے ہر قول اپنی ہر حرکت اور اپنے ہر سکون میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے اسوہ کو مدنظر رکھتا ہو۔

اس غرض کے پیش نظر کہ ہمیں ہر امر میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کا طریق عمل معلوم ہو سکے۔ اور ہم زیادہ سے زیادہ اسے اپنا سکیں احادیث کے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا زیر نظر مضمون اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں احادیث کی روشنی میں مجلس کے آداب بتائے گئے ہیں۔ امید ہے قارئین کے لئے مفید ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۱)

مجلس کے آداب کے متعلق حدیث نبوی جہاں تک ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں جائے۔ تو داخل ہونے سے پہلے اہل مجلس کو السلام علیکم کہے۔ اور اسی طرح جب وہ واپس آنا چاہے تب بھی آتے وقت السلام علیکم کہے حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم قال اذا انتھی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدالہ ان یجلس فیجلس ثم اذا قام فلیسلم (ترمذی) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جا پہنچے۔ تو السلام علیکم کہے۔ اور اگر وہاں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ اور پھر جب واپسی کے لئے کھڑا ہو۔ تو پھر بھی السلام علیکم کہے۔

(۲)

مجلس کے آداب میں سے دوسرا ادب حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجلس میں کسی شخص کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں۔ لا یقیم احدکم اخاہ من مجلسہ ثم یجلس فیہ (ترمذی) کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے۔

(۳)

اگر کسی مجلس میں دو شخص باہم مل کر بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر دونوں کو الگ کرنا اور درمیان میں خود بیٹھ جانا درست اور مناسب نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ دو شخصوں کو ان کی اجازت کے بغیر الگ الگ کر دے۔

(۴)

مجلس کے وسط میں بیٹھنا نہایت ناپسندیدہ اور معیوب امر ہے۔ ابو مجلزؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص وسط حلقہ میں آ کر بیٹھ گیا۔ تو حضرت حذیفہؓ نے کہا لعن اللہ علی لسان محمد من قعد وسط الحلقۃ (ترمذی) کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھا اس پر خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے لعنت بھیجی ہے۔

(۵)

جب کوئی شخص کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔ اور پھر واپس آئے۔ تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ وہب بن حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الرجل احق بمجلسہ وان خرج لحاجتہ ثم عاد فھو احق بمجلسہ (ترمذی) کہ آدمی اپنی نشست گاہ کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے اٹھ کر چلا جائے۔ تو وہ اپنی جگہ کا حقدار رہتا ہے۔

(۶)

مجلس میں کھل کر بیٹھنا چاہیئے۔ چنانچہ بخاری میں حضرت ابن عمرؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہ نھی ان یقام الرجل من مجلسہ ویجلس فیہ اخر ولکن تفسحوا وتوسعوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے۔ اور اس کی جگہ کوئی دوسرا آ کر بیٹھ جائے۔ بلکہ چاہیئے کہ تم کھل کھل کر بیٹھو۔ قرآن مجید میں سورۃ مجادلہ کی اس آیت یا ایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل لکم انشزوا فانشزوا میں بھی یہی ادب سکھایا گیا ہے۔ کہ اے مسلمانو جب تم سے کہا جائے۔ کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو۔ کہ خدا بھی تمہارے لئے فراخی اور وسعت پیدا کرے گا۔ اور جب تم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہو۔ تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

(۷)

عام گزرگاہوں راستوں اور بازاروں میں بیٹھنا اور مجلسیں لگانا نہایت معیوب امر ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ لیکن اگر کوئی سخت مجبوری یا لاچاری ہو تو ایسا کیا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن پھر راستہ کے حقوقات کی ادائیگی لازم ہے۔ ابوداؤد میں حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات۔ قالوا یا رسول اللہ ما بد لنا من مجالسنا نتحدث فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان ابیتم فاعطوا الطریق حقہ۔ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ۔ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں نہ بیٹھا کرو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے ایسی مجلسوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن میں ہم باتیں کر سکیں حضور نے فرمایا۔ اچھا اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر راستے کا حق ادا کرتے رہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ راستے کا حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا۔ تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا۔ سلام کا جواب دینا۔ نیکی کا حکم دینا اور بری چیزوں سے روکنا۔

اسی طرح ترمذی میں مروی ہے کہ ایک دفعہ انصار میں سے کچھ لوگ ایک راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا ان کنتم لا بد فاعلین فردوا السلام واعینوا المظلوم واھدوا السبیل۔ کہ اگر تم کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا کرتے ہی ہو۔ تو پھر دیکھو سلام کا جواب دو۔ مظلوم کی مدد کرو۔ اور راہ گیروں کو راستہ بتاؤ۔

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل واقفین کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ کئی احباب سے ان کے پرانے پتوں پر خط وکتابت کی گئی۔ مگر جواب موصول نہیں ہوئے۔ اور بعض احباب کے پاکستان کے پتے معلوم نہیں۔ اس لئے تمام وہ احباب جو اب پاکستان میں موجود ہیں۔ وہ اپنے موجودہ پتہ سے خود یا کوئی اور صاحب جن کو ان احباب کے ایڈریس کا علم ہو۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(۱) لطیف احمد صاحب ہاشمی جمعدار کلرک ڈاک چک جگت رائے نزد بہلولپور ضلع سیالکوٹ

(۲) صوفی غلام محمد صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر پولٹیکل ایجنٹ ٹانک

(۳) نذیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا

(۴) مرزا محمد طاہر صاحب ولد مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا

(۵) مرزا محمد اکرم صاحب ولد میاں محمد اشرف صاحب کراچی

(۶) میاں محمد زکریا صاحب دارالسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور

(۷) حوالدار کلرک نثار احمد ظفر چک لالہ راولپنڈی

(۸) عبد الوہاب خان صاحب ولد چوہدری غلام قادر خان صاحب لنگروعہ ضلع جالندھر

(۹) محمد طاہر صاحب ولد میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

(۱۰) محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور

(۱۱) بشیر الدین صاحب ولد مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۱۲) منظور احمد صاحب ولد چوہدری اللہ دتا صاحب حسن پور ضلع ملتان

(۱۳) حافظ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مقام کوٹلہ گاؤں ڈاکخانہ شہر سلطان تحصیل علی پور ضلع ملتان (زنا...

نائیجیریا میں مسلمانوں کا مستقبل

(از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے)

ہندو پاکستان برصغیر کی آزادی کے بعد وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑا خطہ جو اب انگریزوں کے پاس ہے وہ نائیجیریا کا ملک ہے۔ اگرچہ یہ ملک طرز حکومت کے لحاظ سے دو اقسام میں بٹا ہوا ہے۔ ایک حصہ بلاواسطہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ جسے کالونی کہتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ بالواسطہ ان کے ماتحت ہے اور اسے پروٹیکٹوریٹ (Protectorate) کہتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر سارے کے سارے علاقہ ہی کو کلی طور پر انگریزوں کے ماتحت سمجھا جاتا ہے۔ اور اب جبکہ چند ایک ممالک یکے بعد دیگرے نہایت سرعت کے ساتھ انگریزوں کے پنجے سے نجات پا چکے ہیں۔ یہاں بھی آزادی کی رو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ گولڈ کوسٹ کے متعلق تو اخبار بین حضرات کو معلوم ہی ہوگا کہ وہاں اس آزادی کی رَو نے اب فسادات کی شکل اختیار کر لی ہے (اللہ تعالےٰ تمام احباب خصوصاً ہمارے احمدی دوستوں کو امن وامان سے رکھے آمین) اور نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ اگرچہ انگریز ابھی تک اس حد تک کمزور تو نہیں ہوئے کہ علاقہ ہی چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ لیکن پھر بھی مقامی لوگوں کو مزید مراعات دیئے بغیر گذارہ نہ ہوگا۔

نائیجیریا کا آئین

آج سے تین سال قبل نائیجیریا کے لئے ایک نیا آئین تیار کیا گیا تھا۔ جسے عرف عام میں رچرڈز کانسٹی ٹیوشن کہا جاتا ہے (رچرڈ ان دنوں یہاں کے گورنر تھے) اگرچہ اس آئین میں بہت سی خوبیاں تھیں جن کا بعض معاندین نے بھی اعتراف کیا تھا۔ لیکن ایک نقص ایسا تھا۔ جو ان سب خوبیوں پر یکدم پردہ ڈال دیتا تھا اور وہ یہ تھا کہ اس آئین کو بنانے یا نافذ کرنے سے قبل عوام کا مشورہ حاصل نہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ مشورہ نہ کرنے کا دور بہت عرصے سے گذر چکا ہے لوگوں سے پوچھے بغیر ان کو تریاق دینا بھی گناہ ہے اور لوگوں سے پوچھ کر ان کو زہر بھی دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال جوں توں کرتے اس آئین پر تین سال تک کام کیا گیا۔ اور اس کے بعد جب نئے گورنر صاحب آئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ اس آئین پر نظر ثانی کی جائیگی اور اس سلسلہ میں ایسے انتظام کئے جائینگے کہ نائیجیریا کے طول وعرض میں تمام لوگوں کا مشورہ حاصل کیا جا سکے۔ چنانچہ اب کچھ عرصے سے یہ کام جاری ہے

نائیجیریا کے تین حصے

اسوقت سب سے اہم سوال جو درپیش ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ آئین (جسے تاحال موجودہ آئین بھی کہا جا سکتا ہے) کے مطابق جو نائیجیریا کے تین حصص کئے گئے تھے۔ ان کو کس خوبی کے ساتھ قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اور ان تینوں میں یکسوئی کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے۔

ان تین حصص کی کیفیت یہ ہے۔ شمالی نائیجیریا (اس علاقے کی اکثر بلکہ تمام آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اسلامی حکومت ہے اور اسلامی عدالتیں ہیں)" مشرقی نائیجیریا (اس علاقہ میں آباد قوم ابو اگبو کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور ساری کی ساری عیسائیت کی پیروکار ہے اور ابو قوم میں سے بڑی مشکل سے دس بیس مسلمان نکلیں گے۔ باقی تمام عیسائی ہیں۔ یہ لوگ تحریک آزادی کے پیش رو ہیں۔ نہایت محنتی اور جنگجو ہیں۔ ان کی گذشتہ دس سال کی ترقی دیگر اقوام کی چالیس پچاس سال کی ترقی کے برابر ہے۔ نائیجیریا کا سب سے بڑا سیاسی لیڈر جس کی آواز اب دنیا کے تمام کونوں میں اثر رکھتی ہے۔ اس قوم کا ایک جوشیلا اور کافی تعلیمیافتہ فرد ہے) ۳۔ مغربی نائیجیریا اس علاقے میں مسلمان اور عیسائی ملے جلے ہیں احمدیہ مشنز زیادہ تر اسی علاقے میں ہیں۔ اور نائیجیریا کا احمدیہ ہیڈکوارٹر لیگوس بھی اسی حلقے میں ہے۔ یہاں کے لوگ باقی تمام نائیجیریا کے لوگوں سے زیادہ متحد ہیں اور دوسروں پر اپنی برتری کا دعویٰ کرتے ہیں۔

بعض مشکلات

اب جبکہ نظر ثانی کا کام جاری ہے۔ تو دو بڑی مشکلات ایسی ہیں۔ جو بار بار سامنے آتی ہیں ایک تو یہ کہ گذشتہ ایام میں (یعنی آج سے غالباً سینکڑوں سال قبل) مغربی نائیجیریا کا کچھ حصہ شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں نے لڑائی میں فتح کر لیا تھا اور اسوقت سے اب تک یہ علاقہ شمالی نائیجیریا کا حصہ شمار ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ اب یہ علاقہ ہے بھی ایک مسلمان کے ماتحت۔ لیکن اب نظر ثانی کے دوران میں مغربی علاقہ کے لوگوں کی (خصوصاً عیسائیوں کی ــ اور اس علاقے میں طاقت انہی کے ہاتھ میں ہے) خواہش یہ ہے کہ لوگ جو دراصل ان کی قوم کے افراد ہیں۔ ان کو مغربی علاقہ میں واپس آجانا چاہیئے۔ یعنی ان کے گاؤں مغربی علاقہ کے ساتھ ملحق ہونے چاہئیں۔ ادھر شمالی علاقہ کے مسلمان اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ وہ آج سے سینکڑوں سال قبل کی باریکیوں میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ اور کہ اگر گذشتہ لڑائیوں کے آج اس طرح فیصلے ہونے ہوں۔ تو نائیجیریا میں کونسا علاقہ ہے۔ جو اب وہاں سے والی قوم نے فتح کر کے حاصل نہ کیا تھا۔ تو کیا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر علاقہ اس کے اصل باشندوں کی قوم کو واپس کیا جائے۔ اور ایسا کرنا دشوار نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ یہ دلیل بہت قوی ہے۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔ شمالی علاقے کے لوگوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ اگر یہ لوگ تمہاری قوم کے ہیں۔ تو ان کو لے جا کر اپنے علاقے میں بسا لو۔ ہم کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن زمین کا ایک چپہ بھی ہم تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دوسری مشکل جو درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ مغربی اور مشرقی علاقے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ تمام نائیجیریا کی آمد (حکومت کی آمد) ایک جگہ جمع ہو۔ اور پھر اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ شمالی علاقہ اسکی پر زور مخالفت کر رہا ہے۔ دراصل شمالی نائیجیریا ایک بہت بڑا علاقہ ہے۔ اور دوسرے علاقوں کی وسعت شمالی علاقے کی وسعت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں رکھتی۔ اسلئے شمالی علاقے والے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اول تو ہر علاقہ اپنے اپنے اخراجات خود برداشت کرے۔ اور نہیں تو یہ رقم افراد کی تعداد کے مطابق تقسیم ہونی چاہیئے۔ نہ کہ برابر تین حصوں میں۔ اور یہ مطالبہ بھی نہایت مناسب ہے۔

ان کے علاوہ دیگر بعض امور پر غور ہو رہا ہے وہ بھی کافی اہم ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا دو باتیں ایسی ہیں۔ جن کا اسلامی علاقے کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اور ان کے فیصلے پر نائیجیریا میں آئندہ مسلمانوں کی طاقت کا انحصار ہے۔ پس میں یہ حالات احباب کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے مسلمانوں کی مدد فرمائے۔ اور نائیجیریا کے لوگوں کو نئے آئین کو اس طرح ڈھالنے کی توفیق دے کہ نائیجیریا دنیا کا ایک اہم جزو بن سکے۔ اور مسلمانوں کو پہلے سے بھی زیادہ تقویت حاصل ہو۔ آمین

"جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے"

"کم سے کم اخلاص کا مظاہرہ یہ ہوگا۔ کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد۔ کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ یا اس کے نظام کے متعلق تمہیں کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوا"

الفضل ۵ رجون ۱۹۴۸ء خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

۲۸ رمئی ۱۹۴۸ء رتن باغ لاہور (سکرٹری بہشتی مقبرہ مقیم ربوہ)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے دعا و صدقہ

جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے جملہ افراد نے اجتماعی طور پر چوہدری صاحب موصوف کی صحت۔ درازی عمر اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی۔ اور دو بکرے صدقہ کر کے غرباء میں تقسیم کرائے۔ کچھ نقدی بھی بزرگان میں تقسیم کی گئی۔

(جنرل سیکرٹری حلقہ ماڈل ٹاؤن)

درخواست دعا:۔ امسال جامعہ احمدیہ کی طرف سے بیس طالب علم پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو رہے ہیں۔ یہ امتحان وسط مئی کے قریب ہوگا۔ ان میں طلباء کے علاوہ پرائیویٹ طور پر بھی سات آٹھ دوسرے دوست شریک امتحان ہوں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان عزیز طلباء کی کامیابی اور آئندہ ان کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

سابقون الاولون میں شمولیت کی آخری تاریخ — ۳۱ مارچ

سابقون الاولون میں شامل ہونا آپ کا حق ہے

تحریک جدید کے وعدوں کا بیرونی تبلیغ کے مفاد کے پیش نظر جلد سے جلد ادا ہونا نہایت ضروری ہے وعدے کی جلد ادائیگی اور سابقون الاولون میں شمولیت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں" ...... "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

اُمید ہے دوست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے حق کو لینے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ دفتر وکیل المال ایسے دوستوں کی مکمل فہرست حضرت اقدس کے حضور ۳۱ مارچ کی شام کو دعائے خاص کیلئے پیش کریگا۔ جو دوست سابقون الاولون میں شمولیت کا سعادت اور حضور کی دعائے خاص سے حصہ لینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ سے قبل ادا فرما کر دفتر ہذا کو اس کی اطلاع کر دیں۔

خاکسار وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

بقیہ صفحہ ۳

"مولف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے۔ اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدی کی ہے۔ اور یہ منادی اکثر روئے زمین پر کر دی ہے۔ کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت دلائل عقلیہ قرآنیہ و معجزات نبویہ محمدیہ (جس سے وہ اپنے الہامات اور خوارق مراد رکھتے ہیں) بچشم خود ملاحظہ کر لے۔۔۔۔۔

اب ہم اس ریویو کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ خدا، اپنے طالبوں کے رہنما ان پر اُن کی ذات سے اُن کے ماں باپ سے تمام جہان کے شفقتوں سے زیادہ رحم فرما۔ تو اس کتاب کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے اور اس کے برکات سے ان کو مالا مال کر دے اور کسی اپنے صالح بندے کے طفیل اس خاکسار شرمسار گنہگار کو بھی اپنے فیوض و انعامات اور اس کتاب کی اخص برکات سے فیضیاب کر۔ آمین

والارض من کاس الکرام نصیب"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۳۴۸)

معلوم نہیں نعیم صاحب کس دنیا میں تحقیقات فرماتے رہے ہیں۔ کیا یہ ہستیاں جن کے حوالے ہم نے اوپر درج کئے ہیں ان کے احاطہ تحقیق میں سما نہیں سکتے تھے (باقی)

لیاقت اور نہرو کو لندن جانے کی دعوت دی گئی ہے؟

لندن ۹ مارچ:- لندن کے سرکاری حلقوں کو کراچی سے موصول شدہ اس خبر کے متعلق کوئی واقفیت نہیں ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت نہرو کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے برطانوی وزیراعظم مسٹر اٹیلی نے لندن آنے کی دعوت دی ہے۔ یا دعوت دینے والے ہیں۔ یہاں کہا جا رہا ہے۔ کہ اگرچہ برطانوی حکومت اس مسئلہ کے متعلق تشویشناک ہے۔ لیکن یہ مسئلہ تنہا ان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سارے دولت مشترکہ سے ہے۔ اب یہ مسئلہ حفاظتی کونسل کے سامنے ہے۔ اور اقدام کے متعلق اتفاق کرانا اب اس ادارہ کا کام ہے۔

حال میں لیکسس میں برطانوی حکومت کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت سر الیگزینڈر کیڈوگن نے مفصل طور پر کر دی تھی۔ اور کم از کم فی الحال لندن کے سرکاری حلقوں کو اس سلسلہ میں مزید کچھ نہیں کہنا ہے (رائٹر)

ناکہ بندی توڑنے والا جہاز ہانگ کانگ واپس آ گیا!

ہانگ کانگ ۹ مارچ:- ناکہ بندی توڑنے والا برطانوی جہاز "الیسی سولڈ" کل بری حالت میں ہانگ کانگ واپس آیا۔ کہ اس کا سارا اوپر کا ڈھانچہ چین کے مشرقی ساحل پر چلائی ہوئی نیشلسٹ طیاروں کی توپوں سے چھلنی ہو رہا تھا یہ حملہ ۳ مارچ کو اس بندرگاہ سے تقریباً ۱۰۰ میل شمال واقع کی جیوئی بندرگاہ فو کھن میں ہوا تھا حملہ شروع ہونے سے پہلے جہاز پر لدا ہوا ایٹم ٹولیم اور آٹا اتار اجا چکا تھا۔ مزید حملوں کے اندیشے سے جہاز کے کپتان نے رات کو سامان لادے بغیر بندرگاہ سے جہاز چلا دیا۔ جس کا ساتھی جہاز "اینڈ ٹینڈ موٹو" ۳ مارچ کو ہانگ کانگ کے بندرگاہ میں داخل ہوا تھا۔ گذشتہ شب جہاز کے مالکوں نے بتایا کہ اس وقت سے اس جہاز کے متعلق انہیں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔ (رائٹر)

آسٹریلوی حکومت اشتراکی جماعت کو غیر قانونی قرار دے دیگی!

سڈنی ۹ مارچ:- آسٹریلوی حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اشتراکی جماعت کو غیر قانونی قرار دینے کی کارروائی وہ شروع کر دے گی۔ سڈنی وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ اشتراکیوں کی تحریکوں کی محض ایک سیاسی تحریک تصور کرنا خطرناک ہے۔ ٹریڈ یونینوں میں اشتراکیوں کے عہدہ سنبھالنے کو حکومت ممنوع قرار دے گی۔ اور جماعت کو غیر قانونی قرار دے گی۔ اس کی تیاری کے لئے اشتراکیوں نے ابھی سے عہدے چھوڑنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اپنے ارکان کی خفیہ کارروائیوں کے لئے تربیت کرنے لگے ہیں۔ (رائٹر)

ملایا کی عوامی فوج کا نائب کمانڈر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

سنگاپور ۹ مارچ:- برطانویوں کی مخالفت کرنے والی ملایا کی عوامی فوج کا ۳۰ سالہ نائب کمانڈر وجاہتِ اسلم سپین کو منگل کی شب کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب کہ کوالالمپور سے ۸ میل کے فاصلہ پر اس کے گروہ نے ایک دیہات کے ایک سینما میں آگ لگا دی تھی۔ سینما ایک خیمہ میں ہو رہا تھا۔ اس میں ۴ اشخاص ہلاک ہوئے۔ جن میں ایک ۵ سالہ بچہ بھی تھا۔ مدادی پولیس کے سپاہی چیان کو گولی ماری۔ وہ مقتول بچہ کا چچا تھا۔ (رائٹر)

یروشلم پر پرچیوں کی بارش

یروشلم ۹ مارچ:- گذشتہ شب یروشلم میں پرچیوں کی بارش ہوئی۔ ایک دوسرے انجن والے بڑے طیارہ نے شہر کے گرد گشت کر رہا تھا۔ اور جس پر فرانسیسی زبان میں وہاں لکھا ہوا تھا۔ شاہ لیوپولڈ کی واپسی کی حمایت میں اشتہار گرائے گئے۔ (رائٹر)

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آ گئے ہیں

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مارچ کی قیمت اخبار

جن احباب کی قیمت اخبار مارچ میں ختم ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے وہ اپنے اخبار کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں ورنہ وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ اور جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہیں وہ وصول فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مینجر الفضل

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ سٹینڈرڈ ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۴۵ پر چلتی ہے

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

طاقت کی گولی

ناطاقتی۔ پٹھوں کی کمزوری دور کر کے شاہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ پانچ روپے

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ

قیمت ایک تولہ دو روپے ۸

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کا مبارک نسخہ اطباء ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے تمام امراض چشم کا یقینی علاج ہے!

ربوہ کے مقامی احباب

ربوہ جنرل سٹور ربوہ سے خرید فرمائیں

لاہور کے مقامی احباب

اللہ دتہ صاحب پان فروش نزد رتن باغ لاہور سے خرید فرمائیں

حب اکسیر

مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچا کر طاقت کو دوبارہ پیدا کرتی ہے قیمت چار روپے

اکسیر اٹھرا

حمل گر جاتا ہو بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے قیمت مکمل خوراک ۲۰ روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

دواخانہ خدمت خلق

حب لیساک خشک کھانسی دمہ کا تیر بہدف علاج قیمت یکصد گولی دو روپیہ۔

حب قبض کشا دو چار گولیاں کھانے سے بغیر درد کے اجابت ہوتی اور جگر اور انتڑیاں صاف ہو جاتی ہیں قیمت ایک درجن صرف ۸

حب زعفرانی بلغمی کھانسی کا نہایت مفید علاج قیمت ۸ درجن

اکسیر سل چند خوراک سوسل کے مادے کو دبا دیتی ہیں اور جو علاج پہلے بے اثر ہوتا تھا مفید پڑنے لگتا ہے قیمت ۴ روپے ۳۰ خوراک

نمک سلیمانی:- قیمت ا تولہ آٹھ آنہ

اطریفل صغیر: قیمت فی تولہ چار آنے

اکسیر نزلہ:- پرانے نزلہ کا بہترین علاج حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ گولیاں ایک روپیہ آٹھ آنے

معجون فوقل سیلان الرحم کی تکلیف کا بہت مفید علاج قیمت فی تولہ آٹھ آنے

معجون کہربا جن عورتوں کو ایام حد سے زیادہ آتے ہوں۔ اُن کے لئے بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے

سفوف جن عورتوں کو ایام میں کمی ہو۔ اس کا اعلیٰ علاج ہے قیمت فی تولہ دس آنے ۱۰/۱-

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

صندلین: خون صاف کرتی اور خوب بھوک لگاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے تریاق اٹھرا صندلین سرمہ مبارک پر رسالے مفت منگوائیں:- دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

کیولری گراؤنڈ کی شاہی پریڈ میں بیس ۲۰۰۰۰ ہزار پاکستانی فوجیوں نے حصہ لیا

لاکھوں مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہجوم۔ "شہنشاہِ ایران زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۸ مارچ۔ آج صبح لاہور چھاؤنی کے کیولری گراؤنڈ میں ہز امپیریل مجسٹی شہنشاہ ایران نے بیس ہزار پاکستانی فوجیوں کی اس فقید المثال پریڈ اور مارچ پاسٹ کا معائنہ فرمایا جو آپ کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ یہ پریڈ جیسا کہ توقع تھی شان وشوکت اور تزک واحتشام کے لحاظ سے ان تمام پریڈوں پر سبقت لے گئی جو قیام پاکستان کے بعد اب تک مختلف تقاریب کے موقعہ پر کی گئی تھیں۔ باشندگانِ لاہور اور بیرونجات سے آئے ہوئے اہالیان پنجاب نے لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو کر کمال درجہ اشتیاق اور جوش وخروش کے شاندار مظاہروں کے ساتھ اس پرشکوہ فوجی پریڈ کو دیکھا۔ پاکستانی فوج کے وہ معروف دستے جو میدانِ جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دے کر لازوال شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ جب ہز امپیریل مجسٹی کو سلامی دیتے ہوئے ایک خاص ترتیب سے گذرنے شروع ہوئے تو جانباز فوجیوں کے باوقار انداز سے متاثر ہو کر زائرین نے بار بار خراجِ تحسین ادا کیا۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ساراپریڈ گراؤنڈ کی فضا نعرہ ہائے تحسین اور تالیوں کی بے ساختہ آواز سے گونجتی رہی۔

کیولری گراؤنڈ کا منظر

پریڈ شروع ہونے سے قبل کیولری گراؤنڈ ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ میدان کے چاروں طرف لاکھوں زائرین کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے فوجیں نقل وحرکت میں مصروف تھیں اور اپنے اپنے مقامات پر نہایت سلیقے سے اپنے آپ کو ترتیب دے رہی تھیں۔ جہاں فوجوں کا صف بستہ ہونا سب کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا وہاں شہ نشین کی دلآویزی ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ شہ نشین کے درمیان جو نہایت خوبصورت قالینوں اور بانات سے مزین تھا تین سنہری کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ارد گرد شاہی مہمانوں اور عمائدین حکومت کی نشستیں آراستہ تھیں۔ شہ نشین کے دائیں جانب اور بائیں جانب دس ہزار زائرین کے لئے نہایت خوشنما گیلریوں کی شکل میں نشستوں کا انتظام تھا جن پر شہ نشین کی طرح شامیانے تنے ہوئے تھے اور ان پر پھول پتی کا کام باغ وبہار کا منظر پیش کر رہا تھا۔ پریڈ شروع ہونے سے کئی گھنٹے قبل ہی تمام میدان اور گیلریاں پر ہو چکی تھیں۔

پریڈ شروع ہونے سے قبل

شہنشاہ ایران ہز امپیریل میجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی کی سواری ساڑھے نو بجے آئی تھی۔ لیکن پروگرام کا ایک حصہ ایسا بھی تھا جس پر شاہ موصوف تشریف آوری سے قبل ہی عمل ہونا تھا۔ چنانچہ ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر ڈویژن اور بریگیڈ کے اسٹاف نے اپنے آپ کو مناسب مقامات پر استادہ کیا جس کے ایک منٹ کے بعد ہی بریگیڈیر رُوڈھم میدان میں آ حاضر ہوئے۔ اور میجر جنرل کی آمد سے قبل فوجی دستوں کو ضروری احکامات اور ہدایات دیتے رہے۔

۹ بجکر ۵ منٹ پر تلاوتِ قرآن پاک کی گئی جسے فوجیوں کے علاوہ تمام حاضرین نے بھی سروقد کھڑے ہو کر (؟) سنا۔ ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر میجر جنرل محمد اعظم خاں تشریف لائے۔ جنہیں فوجی سلامی دینے کے بعد بریگیڈیر روڈھم نے پریڈ کا چارج سونپ دیا۔ اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر پاکستان افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی کی آمد پر تمام فوجوں نے انہیں سلامی دی۔ جس کے بعد ۹ بجکر ۲۵ منٹ پر وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں اور گورنر پنجاب ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر تشریف لائے ان کی آمد پر تمام فوجی دستوں نے بھی سلامی کی رسم ادا کی۔ ابھی پانچ منٹ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ شاہ ایران کی سواری نہایت تزک واحتشام کے ساتھ کیولری گراؤنڈ میں بائیں دروازے کے راستے داخل ہوتی دکھائی دی۔ اس وقت ساڑھے نو بجے تھے۔ شاہی سواری کے میدان میں داخل ہوتے ہی پاکستانی بگلز بینڈ کمپنی کے ایک دستے نے بگل بجا کر شاہ موصوف کو خوش آمدید کہا۔ والیٔ ایران شہ نشین کے قریب پہنچے ہی تھے کہ سلامی کے چبوترے کے نزدیک جھنڈے کے پول پر ایرانی پھریرا لہرا دیا گیا۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے آگے بڑھ کر ہز امپیریل مجسٹی کا استقبال کیا۔ شہنشاہ نے سلامی کے چبوترے پر قدم رکھا۔ تمام فوجوں نے میجر جنرل محمد اعظم کی زیر کمان شاہی سلامی کی رسم ادا کی۔ فوجی بینڈ نے ایران اور پاکستان کے قومی ترانے الاپنے شروع کئے دلآویز نغموں سے تمام فضا گونج اٹھی اور ساتھ ہی پاکستان کے شاہی توپ خانے کی طرف سے توپیں سر ہونے لگیں۔ کل ۲۱ توپیں داغی گئیں۔ اور اس طرح شاہی سلامی کی ابتدائی رسم ادا ہو گئی۔

پریڈ کا معائنہ

شاہی سلام بجا لانے کے بعد ۱۰ ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ جنرل محمد اعظم نے شاہ موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہز امپیریل مجسٹی پریڈ کا معائنہ فرمائیں۔ چنانچہ آپ جیپ میں سوار ہو کر معائنہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ جیپ میں آگے آپ کھڑے تھے اور پیچھے میجر جنرل محمد اعظم ہمرکاب تھے۔ حاضرین کی "خوش آمدید" کا ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے آپ گیلریوں کے سامنے سے گذرتے چلے گئے اور پھر تمام پریڈ کا معائنہ فرمانے کے بعد شہ نشین پر واپس تشریف لائے۔ جونہی آپ نے واپس آکر سلامی کے چبوترے پر قدم رکھا تمام پاکستانی افواج اور حاضرین نے بیک آواز شہنشاہ موصوف کے نام پر "تھری چیرز" کا نعرہ بلند کیا۔ چنانچہ "شہنشاہ ایران زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے تمام فضا گونج اٹھی۔

مارچ پاسٹ شروع

اس کے بعد پریڈ کے کمانڈر میجر جنرل محمد اعظم خاں نے پریڈ کا آغاز کیا۔ پریڈ کے سب سے آگے پاکستان آرمرڈ کورپس تھیں۔ اس کے اینٹی ٹینک توپوں اور طیارہ شکن توپوں والے دستے تھے۔ انفنٹری کی یونٹوں کے بعد رائل پاکستان کی طبی امداد کی کوریں۔ پاکستان آرمی آرڈنینس کورپس پنجاب یونیورسٹی کے تربیتی افسروں کی کوریں اور پاکستان نیشنل گارڈ کے دستے تھے اور سب سے آخر میں ایچیسن کالج کے افسروں اور طلبہ کا دستہ تھا جو پاکستان آرمی میڈیکل سنٹر میں ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔

مذکورۃ الصدر دستوں اور کوروں کے علاوہ آرمرڈ کیریئرز، سگنل کار، ریلوے انجنیرنگ، بجلی اور مکینیکل انجنیروں کی گاڑیوں نے بھی شاہنشاہ کو دکھائے جانے والی پریڈ میں حصہ لیا۔ بحیثیت مجموعی اس پریڈ میں ۲۰ ہزار سپاہیوں نے حصہ لیا۔

پاکستانی فوجوں کا نشان

مارچ پاسٹ کے خاتمے پر پاکستان کے وزیر دفاع آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے اعلیٰ حضرت والیٔ ایران کی خدمت بابرکت میں پاکستانی فوجوں کا نشان پیش کیا۔ اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں آرڈیننس ڈپو لاہور کا تیار کردہ "رائفل" کا ایک نمونہ پیش کیا گیا یہ ماڈل اعلیٰ حضرت کی خدمت میں دسویں ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کی طرف سے پیش کیا گیا۔

تعارف

اس کے بعد جنرل افسر کمانڈنگ نے اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایران سے ۱۱۱ بریگیڈ کے کمانڈر اور دیگر کمانڈنگ افسروں کا تعارف کرایا اس کے بعد ان یونٹوں کے تمام ان صوبیداروں اور جمعداروں کا اعلیٰ حضرت سے تعارف کرایا گیا جنہوں نے پریڈ میں حصہ لیا تھا۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

میں نے ایران کے تمدنی اداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ بہتر تمدنی تعلقات بحال کرنے کے متعلق خاص توجہ کریں۔ تاکہ دونوں ملکوں کا نام آئندہ اس طرح لیا جائے کہ ان دونوں نے علم سائنس اور تمدن کی خدمت وتقویت میں یکساں جدوجہد کی

شالامار باغ جہاں یہ رنگین تقریب منعقد کی گئی۔ نہایت درجہ سلیقے کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کی بے مثال سجاوٹ مغلیہ عہد کی یاد تازہ کر رہی تھی۔ تمام حوض پانی سے لبریز تھے۔ سنگ مرمر کی آبشاریں۔ فواروں کی لمبی قطاریں۔ پانی میں تیرتی ہوئی لال سنہری مچھلیاں اور راج ہنس ایک عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔ شہنشاہ ایران باغ کے دوسرے تختے میں جھیل کے درمیان وسطی چبوترے پر رونق افروز تھے۔

انڈونیشیا میں پہلا پاکستانی سفیر

کراچی ۹ مارچ۔ حکومت پاکستان نے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر عمر حسیب ات ملک کو جماہیر انڈونیشیا میں پاکستان کا پہلا سفیر مقرر کیا ہے۔

مسلم لیگ بدر

کراچی ۹ مارچ سندھ مسلم لیگ نے اپنے ایک غیر معمولی فیصلے میں سندھ کے سابق وزیر اعظم پیر الٰہی بخش کو مسلم لیگ سے پانچ سال کیلئے نکال دیا ہے آپ پر الزام ہے کہ آپ نے ایک متوازی لیگ بنائی ہے۔